ذکرِ الٰہی

(تقریر بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۱۶ء)

از

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

ذکرِ الٰہی

(تقریر جلسہ سالانہ ۲۸ دسمبر ۱۹۱۶ء)

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ○ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ○ وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ○ وَالَّذِيْ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ○ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ○ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ○ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ○ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ○ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ○ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ○ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ○ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ○ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ○ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ○ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ○ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ○ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ○ اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ○ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ○

(سورۃ الاعلیٰ)

ذکرِ الٰہی کے اس مضمون کی اہمیت کس قدر ہے

آج میرا مضمون جیسا کہ میں نے کل بتایا تھا ایک ایسے امر کے متعلق ہے جس کی نسبت میرا یقین ہے کہ وہ نہایت ہی ضروری ہے۔ اور یہ محض قیاس اور استنباط پر ہی نہیں بلکہ اس کے متعلق قرآن کریم کی آیات کا بھی فیصلہ اور حکم ہے۔ شاید بعض

لوگ اس کو سن کر کہہ دیں کہ یہ تو معمولی بات ہے اور ہم پہلے سے ہی اس کو جانتے ہیں۔ لوگوں کے دلوں کا حال تو سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ مگر میں موجودہ حالات کے لحاظ سے کہہ سکتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اس مضمون میں بہت سی باتیں ایسی بیان کی جائیں گی جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے اور جن کو میں نے کسی کتاب میں بھی نہیں دیکھا۔

چونکہ مضمون ایسا عام ہے کہ اس کے ہیڈنگ کو سن کر اکثر لوگ کہہ دیں گے کہ یہ تو معمولی اور پہلے کا جانا ہؤا ہے۔ اس لئے میں اس کے سنانے سے قبل یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ مضمون نہایت ضروری اور اہم ہے اس لئے اس کو غور سے سنئے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو میں اس میں بہت سی باتیں ایسی بیان کروں گا کہ اگر آپ لوگ نوٹ کر کے ان پر عمل کریں گے تو خدا تعالیٰ ان کو تمہارے لئے بہت خیر اور خوبی کا موجب بنائے گا۔ مگر پیشتر اس کے کہ میں اصل مضمون کو شروع کروں ایک اور بات سنا دینا چاہتا ہوں جو یہ ہے۔

جلسہ پر آکر فائدہ اٹھانا چاہئے

بعض لوگ جو جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آتے ہیں وہ اِدھر اُدھر پھر کر اپنا وقت گذار دیتے ہیں یہ بہت بری بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو روپیہ اس لئے نہیں دیا کہ ضائع کریں۔ اگر انہوں نے یہاں آکر بے کار ہی پھرنا تھا تو ان کو یہاں آنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ جو لوگ یہاں آتے ہیں وہ تکلیف اٹھا کر اور روپیہ خرچ کر کے اس لئے آتے ہیں کہ کچھ سنیں اور فائدہ اٹھائیں۔ لیکن مجھ تک یہ شکایت پہنچی ہے کہ لیکچراروں کے لیکچر دینے کے وقت کئی لوگ اٹھ کر اس لئے چلے جاتے ہیں کہ یہ باتیں تو ہم نے پہلے ہی سنی ہوئی ہیں۔ ایسے لوگوں کو میں کہتا ہوں کہ اگر ان کی یہ بات درست ہے کہ جو بات سنی ہوئی ہو اسے پھر نہیں سننا چاہئے تو پھر انہیں قرآن کریم بھی بار بار نہیں پڑھنا چاہئے اور ایک دفعہ پڑھ کر چھوڑ دینا چاہئے۔ اسی طرح نماز اور روزہ کے متعلق بھی کرنا چاہئے۔ لیکن یہ درست نہیں ہے۔ پس اگر کوئی ایسی بات سنائی جارہی ہو جو پہلے بھی سنی ہو۔ تو اسے بھی پورے شوق اور دلی توجہ کے ساتھ سننا چاہئے کیونکہ اس طرح بھی بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اور وہ بات پورے طور سے قلب پر نقش ہو جاتی ہے۔ پھر اگر مجلس سے ایک اٹھتا ہے تو دوسرا بھی اس کو دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور تیسرا بھی۔ اسی طرح بہت سے لوگ اٹھنا شروع ہو جاتے ہیں جو بہت بری بات ہے۔ ہاں اگر کسی کو اٹھنے کی سخت ضرورت ہو۔ مثلاً پیشاب یا پاخانہ کرنا ہو تو وہ اٹھے اور باہر چلا جائے۔ مگر چاہئے کہ اپنی حاجت کو پورا کر

کے بہت جلدی واپس چلا آئے تاکہ یہاں جس غرض اور مدعا کے لئے آیا ہے وہ اسے حاصل ہو سکے۔ اور جس نفع اور فائدہ کے لئے جلسہ میں شامل ہُوا ہے وہ حاصل کر سکے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص کسی نیک مجلس میں بیٹھتا ہے تو بغیر اس کے کہ وہاں کی باتیں سنے اور ان پر عمل کرے یوں بھی اسے فائدہ ہو جاتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ ایک مجلس میں کچھ آدمی بیٹھے تھے خدا تعالیٰ نے فرشتوں سے پوچھا کہ میرے فلاں بندے کیا کر رہے تھے۔ (رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق اس لئے سوال نہیں کیا کہ وہ جانتا نہ تھا بلکہ خدا تعالیٰ اصل واقعہ کو خوب جانتا تھا) انہوں نے کہا ذکرِ الٰہی کر رہے تھے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا جو کچھ انہوں نے مانگا میں نے ان کو دیا۔ فرشتوں نے کہا ان میں ایک ایسا آدمی بھی بیٹھا تھا جو ذکرِ الٰہی نہیں کرتا تھا یونہی بیٹھا تھا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ان کے پاس بیٹھنے والا شقی نہیں ہو سکتا میں اس کو بھی انعام و اکرام دوں گا۔ (بخاری کتاب الدّعوات باب فضل ذکر اللہ) مطلب یہ کہ نیکوں کی صحبت میں جو بیٹھتا ہے خواہ ایک وقت اسے ہدایت نصیب نہ ہو لیکن دوسرے وقت میں ضرور حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ باوجود خلوص دل سے ایسی مجلس میں بیٹھنے کے وہ کافر ہی رہے۔ ہاں جو ایک آدھ دفعہ بیٹھ کر پھر نہیں آتا اور کافر ہی رہتا ہے اس کے لئے یہ بات نہیں ہے۔ تو آپ لوگ بہت حد تک مجلس میں بیٹھے رہنے کی کوشش کریں۔ اور اگر کسی کو کوئی سخت ضرورت ہو تو اس کو پورا کر کے جلدی واپس آجائے۔

دعا کے طریق بیان کرنے سے اللہ تعالیٰ نے اور زیادہ انکشاف کر دیا میں نے پچھلے دنوں دعا کے متعلق کچھ خطبات کہے تھے۔ اور ان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قسم کے مضامین بیان ہوئے تھے کہ جن سے بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ میرے پاس کئی ایک خطوط آئے ہیں۔ جن میں لکھا ہُوا تھا کہ ان سے بہت فائدہ ہُوا ہے۔ ان کے متعلق مجھے ایک شخص نے لاہور سے خط لکھا تھا اس کا نام نہیں پڑھا گیا تھا معلوم ہوتا ہے خدا تعالیٰ نے اس کے متعلق ستاری سے کام لیا۔ اس نے لکھا کہ آپ نے یہ کیا کر دیا کہ آپ نے وہ طریق بتا دیئے جو پوشیدہ در پوشیدہ چلے آتے تھے اور جن میں سے صوفیاء کوئی ایک آدھ برسوں خدمتیں لینے کے بعد بتاتے تھے۔ آپ نے تو بھانڈا ہی پھوڑ دیا اس کے ساتھ ہی اس نے یہ بھی لکھا کہ آپ بھی ایسا کرنے پر مجبور تھے کیونکہ آپ کو اپنی جماعت سے بہت محبت ہے اسی لئے ان کو یہ طریق بتا

دیئے ہیں۔ اس کے متعلق میں کہتا ہوں کہ میں نے صرف اسی لئے وہ طریق نہیں بتائے تھے کہ مجھے اپنی جماعت سے محبت ہے۔ اس میں شک نہیں کہ مجھے محبت ہے اور ایسی محبت ہے کہ اور کسی کو اپنے متعلقین سے بھی کیا ہوگی۔ مگر میں نے وہ طریق اس لئے بھی بتائے کہ میں جانتا ہوں کہ وہ خدا جس نے مجھے وہ بتائے تھے ایسا خدا ہے کہ اس کا دیا ہوُا مال جس قدر زیادہ خرچ کیا جائے اسی قدر زیادہ بڑھتا اور بڑے بڑے انعامات کا باعث بنتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے جس قدر طریق بتائے تھے ان کو بتا کر اپنا گھر خالی نہیں کیا بلکہ اور زیادہ بھر لیا تھا۔ پھر مجھے یقین تھا کہ ان کے بتانے سے مجھے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ کیونکہ علم کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو خرچ کرنے سے گھٹے۔ بلکہ ایسی چیز ہے کہ جو خرچ کرنے سے بڑھتی ہے لیکن اگر مجھے یہ بھی یقین ہوتا تو جس طرح صحابہ کرامؓ کہتے ہیں کہ اگر ہماری گردن پر تلوار رکھ دی جائے اور ہمیں رسول کریم ﷺ کی کوئی ایسی بات یاد ہو جو کسی کے سامنے بیان نہ کی جاچکی ہو۔ تو پیشتر اس کے کہ تلوار ہماری گردن کو کاٹے وہ بیان کر دیں گے۔ (بخاری کتاب العلم باب العلم قبل القول والعمل) اسی طرح میں بھی کہتا ہوں کہ اگر بیان کرتے کرتے تمام طریق ختم ہو جاتے تو بھی میں ضرور سب کو بیان کر دیتا۔ چنانچہ اس وقت جس قدر ہو سکے میں نے بیان کئے۔ اور میرے دل میں یونہی خیال گذرا کہ دعا کے متعلق جس قدر طریق تھے میں نے سارے کے سارے بیان کر دیئے ہیں۔ لیکن جب میں نماز کے بعد گھر آیا اور دعا کرنے لگا تو خدا تعالیٰ نے اتنے طریق مجھے سمجھائے جو پہلے کبھی میرے وہم و گمان میں بھی نہیں آئے تھے۔ اب بھی میں جس مضمون پر بولنا چاہتا ہوں اس کے متعلق جہاں تک مجھ سے ہو سکا۔ نوٹ لکھ کر لایا تھا۔ لیکن راستہ میں ہی آتے آتے خدا تعالیٰ نے اور بہت سی باتیں سوجھا دیں۔ تو میں نے دعا کے طریق بتائے تھے جو بہت ضروری تھے۔

اس مضمون پر عمل کرنے سے دعا خود بخود مقبول ہوگی

لیکن اب جو کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں وہ طریقِ دعا سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ اگر اس کو آپ لوگ اچھی طرح سمجھ لیں اور اس پر عمل کریں تو آپ کی دعا خود بخود قبول ہو جائے گی۔

گذشتہ سال اس مضمون کو بیان نہ کر سکنے میں حکمت

پچھلے سال اسی مضمون پر بیان کرنے کا میرا ارادہ تھا

لیکن ایک دوسرا مضمون جو شروع کیا کہ وہ بھی ضروری تھا تو یہ رہ گیا۔ اس میں خدا تعالیٰ کی حکمت ہی تھی اور وہ یہ کہ اب جو میں اس کے متعلق نوٹ لکھنے لگا۔ تو گذشتہ سال کے نوٹ ان کے مقابلہ میں ایسے معلوم ہونے لگے۔ جیسے استاد کے مقابلہ میں شاگرد کے لکھے ہوتے ہیں۔ کیونکہ پہلے کی نسبت اب بہت زیادہ باتیں مجھے سمجھائی گئی ہیں۔ غرض آج میں اس مضمون پر جو ذکرِ الٰہی کے متعلق ہے۔ آپ لوگوں کو کچھ سنانا چاہتا ہوں۔ اور اس موقعہ پر اس لئے سنانا چاہتا ہوں کہ اکثر لوگ اخباریں تو پڑھتے نہیں۔ اس لئے کسی اور موقعہ پر بتائی ہوئی بات صرف انہی لوگوں تک پہنچتی ہے جو اخبار پڑھتے ہیں [1] دعاؤں کے متعلق جو طریق میں نے بتائے تھے۔ چھپ کر شائع ہو چکے ہیں۔ لیکن آپ لوگوں میں سے بہت سے ایسے بھی ہوں گے۔ جنہیں آج معلوم ہؤا ہو گا کہ دعا کے متعلق بھی میں نے کچھ بتایا تھا۔ تو ذکرِ الٰہی کے متعلق بیان کرنے کے لئے یہ موقعہ میں نے اس لئے چنا ہے کہ اس موقعہ پر بیان کرنے سے کئی ہزار انسان سن لے گا۔ اور ان کے ذریعہ بات آگے نکل جائے گی۔

ذکرِ الٰہی کے مضمون کی تقسیم

اس مضمون میں جو باتیں میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہیں (۱) ذکرِ الٰہی یا ذِکْرُ اللہ سے کیا مراد ہے؟ ذکرِ الٰہی کی ضرورت کیا ہے؟ ذکرِ الٰہی کی قسمیں کتنی ہیں؟ ذکرِ الٰہی میں کیا احتیاطیں برتنی ضروری ہیں؟ ذکرِ الٰہی کے سمجھنے میں لوگوں نے کیا غلطیاں کھائی ہیں؟ جو لوگ کہتے ہیں کہ نماز پڑھتے وقت ہماری توجہ قائم نہیں رہتی اور شیطان وسوسے ڈال دیتا ہے ان کے لئے شیطان کو بھگانے اور توجہ کو قائم رکھنے کے کیا طریق اور کیا ذرائع ہیں؟

یہ وہ حصے ہیں اس مضمون کے جن پر آج میں اگر خدا تعالیٰ نے توفیق دی تو کچھ بیان کروں گا۔ ان سرخیوں کو سن کر آپ لوگوں نے سمجھ لیا ہو گا کہ یہ اس قسم کا مضمون نہیں ہے۔ جو کسی خاص قسم کے لوگوں سے تعلق رکھتا ہے۔ بلکہ ہر ایک انسان خواہ وہ ادنیٰ ہوں یا اعلیٰ' امیر ہو یا غریب' چھوٹا ہو یا بڑا' ہر ایک سے تعلق رکھتا ہے۔ پس آپ لوگ اگر مجھ سے کوئی ایسی بات سنیں۔ جو معمولی معلوم ہو تو اسے ترک نہ کریں۔ کیونکہ جب آپ اسے تجربہ میں لائیں گے تو آپ پر ثابت ہو جائے گا کہ وہ معمولی نہ تھی۔ بلکہ نہایت عظیم الشان نتائج پیدا کرنے والی تھی۔

ذکرِ الٰہی کس کو کہتے ہیں

ذکر کے معنی ہیں یاد کرنے کے۔ ذِکْرُ اللہ کے یہ معنی ہوئے کہ خدا تعالیٰ کو یاد کرنا۔ پس اللہ تعالیٰ کے یاد کرنے کے طریق کو ذکر

ذکراللہ کہتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی صفات کو سامنے رکھنا اور ان کو زبان سے بار بار یاد کرنا اور ان کا دل سے اقرار کرنا اور اس کی طاقتوں اور قدرتوں کا معائنہ کرنا ذکراللہ ہے۔

مضمون کی اہمیت

یہ مضمون کتنا اہم اور ضروری ہے۔ اس کے متعلق مختصر الفاظ میں یہ کہوں گا کہ بڑا ہی اہم ہے۔ شاید کوئی خیال کرے کہ چونکہ اس پر میں نے لیکچر دینا شروع کیا ہے اس لئے اس کو بڑا اہم کہتا ہوں۔ لیکن میں اس لئے نہیں کہتا۔ بلکہ اس لئے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اسے بڑا کہا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔ (العنکبوت : ۴۶) کہ اللہ کا ذکر تمام امور سے بڑا اور تمام عبادتوں سے بڑھ کر ہے۔ پس جب خدا تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ ذکراللہ سب سے بڑا ہے۔ تو یہ میرا قول نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہے کہ یہ مضمون سب سے بڑا اور اہم ہے۔

اب سوال ہوتا ہے کہ اگر یہ مضمون سب سے بڑا اور اہم ہے تو اس کی طرف سب سے زیادہ توجہ کرنے کا حکم بھی چاہئے۔ اس کے لئے جب ہم قرآن کریم کو دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ بڑی کثرت سے اس طرف متوجہ کیا گیا ہے کہ لوگ اللہ کے ذکر کی طرف توجہ کریں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔ (الدھر : ۲۶) اے میرے بندے! اپنے رب کو صبح اور شام یاد کیا کر۔ پھر رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جس مجلس میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو۔ اس کو چاروں طرف سے ملائکہ گھیر لیتے اور خدا کی رحمت نازل کرتے ہیں۔ میں نے یہ مضمون اس لئے بھی سالانہ جلسہ پر بیان کرنے کے لئے رکھا کہ جب کئی ہزار لوگ دور دراز سے جمع ہوں گے تو ان سب کے سامنے بیان کروں گا تاکہ سب پر فرشتے رحمت اور برکت نازل کریں۔ پھر وہ لوگ جب اپنے گھروں کو جائیں گے تو یہ باتیں اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ اور جو لوگ یہاں نہیں آئے ان کو سنا دیں گے۔ اور اس طرح ساری جماعت میں برکت پھیل جائے گی۔ پس میں نے اس غرض کے لئے بھی آج کا دن اس مضمون کے بیان کرنے کے لئے چنا۔ میں نے ابھی بتایا ہے کہ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جس مجلس میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو اس کے اردگرد فرشتے اکٹھے ہو جاتے ہیں اور اللہ کی رحمت اور برکت لا کر بیٹھنے والوں پر ڈالتے ہیں۔ پس جب ذکر الٰہی ایک ایسی اعلیٰ چیز ہے کہ اس کے سننے کے لئے فرشتے بھی اکٹھے ہو جاتے ہیں اور سننے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔ تو سمجھ لینا چاہئے کہ یہ کیسی اہم چیز ہے۔ اور پھر جو فرشتوں کا استاد ہو گا اس کی وہ کس قدر قدر

کریں گے۔ کیونکہ جو ذکر کرے گا اس کے پاس فرشتے جمع ہوں گے اور جتنا زیادہ کرے گا اتنے ہی زیادہ فرشتے آئیں گے اور اسے نیک کاموں کی تحریکیں کریں گے۔ فرشتوں کا آنا کوئی خیالی بات نہیں بلکہ یقینی ہے۔ میں نے خود فرشتوں کو دیکھا ہے اور ایک دفعہ تو بہت بے تکلفی سے باتیں بھی کی ہیں۔ تو ذکر کرنے والے کے پاس ملائکہ آتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ان کی دوستی اور تعلق ہو جاتا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۔ (المنافقون : ۱۰) یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ۔ (الاحزاب : ۴۲) اے مؤمنو! تم کو مال اور اولاد اللہ کے ذکر سے نہ روک دے۔ تم اللہ کا ذکر کرنے میں کسی رکاوٹ کی پرواہ نہ کرو اور کوئی کام تمہارا ایسا نہ ہو جس کو کرتے ہوئے اللہ کے ذکر کو چھوڑ دو۔ اللہ کا ذکر کثرت سے کرو اور صبح اور شام اس کی تسبیح بیان کرو۔ اسی طرح رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں اور ابو موسیٰؓ اشعری کی روایت ہے مَثَلُ الَّذِیْ یَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْكُرُهٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ (بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ) کہ اس شخص کی مثال جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور جو نہیں کرتا ایسی ہی ہے جیسے زندہ اور مُردہ کی۔ یعنی وہ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے وہ زندہ ہوتا ہے اور جو نہیں کرتا وہ مُردہ۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ذکر اللہ کس قدر اہم اور ضروری ہے۔ پھر ترمذی میں روایت ہے ابی درداءؓ کہتے ہیں کہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِیْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِیْ دَرَجَاتِكُمْ وَخَیْرٍ لَّكُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَیْرٍ لَّكُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ ۔ (ترمذی ابواب الدعوات باب ماجاء فی فضل الذکر) رسول کریم ﷺ نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ——— کیا میں تمہیں ایک ایسی بات نہ بتاؤں جو سب سے بہتر اور سب سے پسندیدہ ہو اور سونے چاندی کے خرچ کرنے سے بھی بہتر ہو اور اس سے بہتر ہو کہ کوئی جہاد کے لئے جائے اور دشمنوں کو قتل کرے اور خود بھی شہید ہو جائے۔ صحابہؓ نے کہا فرمایئے آپ نے کہا وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ذکر الٰہی کا درجہ بہت بلند ہے۔ صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہؐ کیا جہاد سے بھی اس کا درجہ بلند ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ وجہ

یہ کہ ذکر الٰہی جہاد کی ترغیب دیتا ہے۔

ذکرِ الٰہی کی طرف توجہ کی کمی کی وجہ

یہ ہے ذکر الٰہی کی اہمیت اور ضرورت۔ لیکن ذکر الٰہی کے بعض حصے ایسے ہیں کہ جن کی طرف ہماری جماعت کی توجہ نہیں اور اگر ہے تو بہت کم ہے۔ میری فطرت میں خدا تعالیٰ نے بچپن سے ہی سوچنے اور غور کرنے کا مادہ رکھا ہے۔ میں اسی وقت سے کہ میں نے ہوش سنبھالا ہے اس بات کو سوچتا رہا ہوں اور اب بھی اس کی فکر ہے کہ ہماری جماعت میں ذکر اللہ کی جو کمی ہے اسے دور کیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا پر بہت بڑا زور دیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہماری جماعت دعا سے بہت کام لیتی ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ نے ذکر الٰہی پر بھی بہت زور دیا ہے۔ لیکن اس کی طرف جیسی کہ توجہ کرنی چاہئے اس وقت تک ایسی نہیں کی گئی۔ ایک بہت بڑی وجہ تو یہ ہے کہ انگریزی تعلیم نے کچھ خیالات بدل دیئے ہیں اور یوروپین تعلیم کے اثر سے لوگ خیال کرتے ہیں کہ یونہی خدا کا نام لینے سے کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی الگ بیٹھ کر کہتا رہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا خدا قدوس ہے' علیم ہے' خبیر ہے' قادر ہے' خالق ہے' تو اس سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ کچھ نہیں اس لئے اس طرح کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہماری جماعت کے لوگ بھی چونکہ انگریزی تعلیم سے شغل رکھتے ہیں اس لئے وہ بھی اس اثر کے نیچے آگئے ہیں۔ دوسرے ہماری جماعت میں وہ لوگ ہیں جو زمیندار طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ لوگ پہلے ہی نہ جانتے تھے کہ ذکر الٰہی کیا چیز ہے اور اس کا کیا فائدہ ہے اس لئے جب تک ان سب کو اچھی طرح نہ بتلایا جائے اور عمدہ طریق سے نہ سمجھا دیا جائے اس وقت تک اس طرف توجہ نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ ان میں ذکر اللہ کم ہے۔ نماز بھی ذکر اللہ ہی ہے۔ جس کی ہماری جماعت میں خدا کے فضل سے پوری پوری پابندی کی جاتی ہے۔ مگر اس کے سوا اور بھی ذکر اللہ ہیں جن کا ہونا ضروری اور لازمی ہے۔ ان کے متعلق گو میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ وہ ہماری جماعت میں ہیں ہی نہیں لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ کم ہیں۔ اور بعض لوگ ان پر عمل نہیں کرتے اور یہ بھی بہت بڑا نقص ہے۔ دیکھو اگر کسی کی شکل خوبصورت ہو مگر اس کی آنکھ یا کان یا ناک خراب ہو تو کیا اسے خوبصورت کہا جائے گا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اسے سب لوگ بدصورت ہی کہیں گے۔ اسی طرح اگر ہماری جماعت کے بعض لوگ ذکر اللہ کے بعض طریق کو عمل میں نہیں لاتے تو ان کی ایسی ہی مثال ہے جیسا کہ ایک شخص نے بڑا قیمتی